روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | اتوار ۲۳ - صفر ۱۴۱۳ھ، ۲۳ - ظہور ۱۳۷۱ہش، ۲۳ - اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۹۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے آپ کو کارآمد انسان بنائیں

"یہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر توکّل بھی کوئی چیز ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم نری پرہیزوں سے بچ سکتے ہو۔ جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو اور انسان اپنے آپ کو کارآمد انسان نہ بنالے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ خواہ وہ ہزار بھاگتا پھرے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۷)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مصیبت سے انسان کی زندگی کبھی خالی نہیں رہ سکتی۔ کسی نہ کسی رنگ میں کوئی نہ کوئی مصیبت انسان پر آہی جاتی ہے۔ خواہ بیماری کے رنگ میں ہو خواہ عزّت و آبرو کے متعلق ہو یا مال و اسباب کی صورت میں ہو۔ لیکن (صاحب ایمان) کی مصیبت اس پر سہل ہو جاتی ہے اور اس کے گناہوں کا کفّارہ ہوتی ہے۔ وہ اس مصیبت کو اپنے لئے خدا تعالیٰ سے تعلقات بڑھانے کا ایک ذریعہ یقین کرتا ہے اور فی الحقیقت ایسا ہی ہوتا ہے۔ مگر وہی مصیبت بے ایمانوں کے لئے عذاب کے رنگ میں ہو جاتی ہے۔ کبھی دوسرے کو مصیبت میں دیکھ کر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ تو ایک عبرت کا مقام ہے۔ خود بھی اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۹۲)

"یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دِہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلّی اور اطمینان پاتا ہے وہ اپنے قلب میں تلخی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا۔ نہایت کار اس مصیبت کا انجام یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تقدیر مبرم ہے تو موت آجاوے۔ لیکن اس سے کیا ہوا؟ دُنیا کوئی ایسی جگہ تو ہے ہی نہیں جہاں کوئی ہمیشہ رہ سکے۔ آخر ایک دن اور وقت سب پر آتا ہے کہ اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا۔ پھر اگر اُسے موت آگئی تو ہرج کیا ہوا؟"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۹۲-۳۹۳)

حضرت مہر آپا رقم فرماتی ہیں:

"میرے بھانجے ایم۔ اے شکیل اپنے بیٹے یاسر احمد کے علاج کے سلسلہ میں ۲۱ اگست کو لندن تشریف لے گئے ہیں میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو معجزانہ طور پر کامل شفا دیتے ہوئے بخیریت تمام واپس لائے۔"

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ رضیہ درد صاحبہ بابت ترکہ مکرم پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب)

مکرمہ رضیہ درد صاحبہ ۶/۹ دارالعلوم غربی الف ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے شوہر مکرم پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب بقضائے الٰہی وفات پاچکے ہیں۔ ان کا مکان ۶/۹ واقع دارالعلوم غربی ربوہ ان کے درج ذیل ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔

۱۔ رضیہ درد عاطف صاحبہ (بیوہ)
۲۔ ثمینہ بھنوں صاحبہ (بیٹی)
۳۔ محمود احمد عاطف صاحب (بیٹا)
۴۔ حامد مقصود عاطف صاحب (〃)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء)

ہارٹے پول (انگلستان) کے ایک احمدی دوست بلال ایٹکنسن صاحب پہلی قطار میں بائیں سے تیسرے نمبر پر۔ ان کے بائیں طرف ایک اور انگریز احمدی دوست کھڑے ہیں۔ (یہ تصویر الفضل کے عملہ کے ساتھ دفتر کے سامنے لی گئی)

خدا تعالیٰ کی رضا اسکی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی)

خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفیض ہونا بھی شکر گزاری میں داخل ہے اور نعمتوں کی بے قدری انسان کو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مقہور بنادیتی ہے۔۔۔ شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھ پر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ میں نہیں کھاتا جب تک خدا مجھے نہیں کہتا! اے جیلانی! تجھے میری قسم کھا۔ اور میں کپڑا نہیں پہنتا جب تک خدا مجھے نہیں کہتا۔ اے جیلانی! تجھے میری قسم۔ کپڑا پہن۔ پھر لکھا ہے جیلانی رحمۃ اللہ کی خوراک نہایت اعلیٰ ہوتی تھی۔ اور اس طرح ان کا لباس بھی اس وقت کے لحاظ سے بہت قیمتی اور بہترین ہوتا تھا۔ بلکہ کئی دفعہ وہ بادشاہ کے لباس سے بھی بڑھ کر ہوتا۔ بعض دفعہ ان کا کپڑا ایسا اعلیٰ ہوتا کہ ایک ہزار اشرفی ایک گز قیمت کا ہوتا۔ روایات میں اکثر اختلاف ہو جاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس روایت میں بھی اختلاف ہو۔ لیکن یہ بات

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش ۲۳۔ اگست ۱۹۹۲ء

گناہ کا توڑ

گناہ کے سلسلہ میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ گناہ ہے کیا۔ کیا کوئی ایک عمل ہر زمانے میں گناہ کہلاتا ہے یا حالات کے بدلنے سے گناہ کی کیفیت اور ماہیت بھی بدل جاتی ہے۔ ایک وقت میں ایک بات (یا کام) گناہ ہو اور دوسرے وقت میں اسے گناہ کہنا درست نہ ہو۔ جب تک اس ساری بات کا علم نہ ہو گناہ کی بحث آگے نہیں چلائی جا سکتی۔

گناہ کا عمل اگرچہ قول و فعل سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن یہ بات بھی سمجھ لینے والی ہے کہ یہ دراصل ایک رویّے کا نتیجہ ہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ بعض حالات میں یا بعض زمانوں میں ایک بات کو گناہ کہا جائے اور حالات اور زمانہ بدل جائے تو وہ بات یا وہ عمل گناہ نہ کہلائے۔ اس کی بے شمار مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ لیکن ایک بات ایسی ہے جو گناہ کو ایک مستقل حیثیت دے دیتی ہے اور جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے وہ ہر زمانے میں اور تمام حالات میں گناہ ہے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ گناہ دراصل اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کا نام ہے۔ اس کا تعلق کس بات سے ہے اور کس عمل سے ہے۔ یہ وہ بات ہے جو زمانہ اور حالات متعین کرتے ہیں۔ جہاں بھی اور جس طرح بھی خدا تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی ہو تو اسے گناہ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

دنیا میں جتنے بھی گناہ ہوتے ہیں یہ سب خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی ہی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی یا تو جان بوجھ کر کی جاتی ہے یا پھر گناہ کرنے والے کو خدا تعالیٰ کے احکام تو کیا اس کی ہستی پر بھی یقین نہیں ہوتا۔ یا کہا جا سکتا ہے کہ اگر عام حالات میں اس کی ہستی پر یقین ہوتا ہے تو کم از کم اس وقت جب وہ گناہ کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے اس وقت اسے یقین نہیں ہوتا۔ وہ اس بات کو بھول جاتا ہے کہ خدا بھی موجود ہے۔ وہ اسے دیکھتا ہے اور اس کے اعمال کا محاسبہ کرے گا۔

اس لئے مذہب سب سے زیادہ زور خدا تعالیٰ کی ہستی منوانے پر دیتا ہے۔ اور اپنے ماننے والوں کو اس یقین پر قائم کرتا ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جائے اور اس بات کو کسی صورت بھی نظر انداز نہ کیا جائے کہ وہ دیکھتا ہے جو انسان یہ سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ وہ گناہ کر ہی نہیں سکتا۔ وہ اپنی ہر بات اور ہر عمل کو ایسے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرے گا جو خدا تعالیٰ کو مقبول ہو۔

تابِ سفر نہیں ہے مگر چل رہا ہوں میں
شاید کسی کے زیرِ اثر چل رہا ہوں میں
واقف ہوں راستے سے نہ منزل کی ہے خبر
واماندہ ہو کے بارِ دِگر چل رہا ہوں میں

ـــــــ ابوالاقبال

ہر روز بپا ہوتا ہے نیا طوفان ہماری آنکھوں میں
ہر روز نظر آتی ہے نئی اک شان ہماری آنکھوں میں

ہر گام پہ اپنا دل اُن کی تحمید کے نغمے گاتا ہے
ہر آن جھلکتا ہے ان کا احسان ہماری آنکھوں میں

تم اشک مسلسل کہتے ہو جذبات کے بہتے دھارے کو
بپھری ہوئی لہروں کا ہے یہ ہیجان ہماری آنکھوں میں

ناموں کا ہے کیا کچھ نام ہمیں دے لیں یہ انکی مرضی ہے
ہے دل میں یقینِ محکم اور ایمان ہماری آنکھوں میں

کانٹوں پہ بھی شبنم کے قطرے آرام سے بیٹھے رہتے ہیں
ہے راحت و غم کی اک جیسی میزان ہماری آنکھوں میں

ان بھوکے ننگے لوگوں کی تقدیر ہے اُلجھی اُلجھی سی
مشکل ہے جہاں کی نظروں میں آسان ہماری آنکھوں میں

ہر شہر میں ہر اک قصبے میں ہر گاؤں میں ہر اک قریہ میں
جو بھی ہے منظر لگتا ہے ویران ہماری آنکھوں میں

تم ظلم کی حد کو چھو نہ سکے ہے تشنہ ہمارا ذوقِ وفا
حسرت ہے تمہارے دل میں اور ارمان ہماری آنکھوں میں

تصویر کے سب کردار ہوئے ہیں محو ہماری یادوں سے
باقی ہے مگر اک دُھندلی سی پہچان ہماری آنکھوں میں

یہ ذوقِ نظر کا فرق نہیں تو اور نسیم بھلا کیا ہے
ہم جتنے گرے وہ اتنے ہوئے ذی شان ہماری آنکھوں میں

نسیم سیفی

"میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ محنت کی عادت ڈالو۔ بیکاری کی عادت کو ترک کر دو۔ فضول مجلسیں بنا کر گپیں ہانکنا .... چھوڑ دو۔ حقّہ اور دیگر ایسی لغو عادتوں میں وقت ضائع نہ کرو اور کوشش کرو کہ زیادہ سے زیادہ کام کر سکو"

خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

کلی محاسبہ

اکٹھا ایک دفعہ سب اعمال پر (محاسبہ) کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ انسان کو اپنے اعمال بھول جاتے ہیں اور چونکہ یہ محاسبہ اس قدر وسیع ہے کہ تمام اعمال پر حاوی ہے اس لئے کئی اعمال چھوٹ جائیں گے۔ خدا تعالیٰ بھی بتاتا ہے کہ انسان کی نظر کس قدر کمزور ہے فرماتا ہے دنیا میں تجھے یہ باتیں بھولی ہوئی تھیں اب تجھے خوب یاد آگئی ہیں اس لئے کوئی ایسی ترکیب ہونی چاہئیے کہ انسان تمام اعمال کا آسانی سے محاسبہ کر سکے اور کوئی عمل اس سے چھوٹ نہ جائے۔ اس کے لئے اوّل ترکیب طبعی یہ ہے کہ اعمال کو تقسیم کر دیں۔ مثلاً نیکیوں کی تقسیم اس طرح ہو سکتی ہے کہ اوّل وہ جو خدا کے متعلق ہیں دوئم وہ جو اپنے نفس کے متعلق ہیں سوئم وہ جو دوسری مخلوق کے متعلق ہیں۔ اسی طرح بدیوں کے متعلق تقسیم ہو سکتی ہے۔ اس تقسیم کو مدنظر رکھ کر جب محاسبہ کیا جائیگا تو بہت سی باتیں یاد آجائیں گی۔

اعمال کی اور کئی طرح بھی تقسیم کی جا سکتی ہے۔ مثلاً اعمال حسنہ چار قسم کے ہوتے ہیں اوّل وہ اعمال جن سے انسان کو خود ہی فائدہ ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے مگر بعض اوقات انسان ضد میں آکر انہیں نہیں کرتا۔ اس کے متعلق دیکھے کہ مجھ سے کوئی اس طرح کا کام تو نہیں رہ گیا۔

دوئم وہ اعمال ہوتے ہیں جن سے انسان کو خود تو نفع نہیں ہوتا۔ مگر دوسروں کو ہوتا ہے۔

سوئم وہ اعمال ہوتے ہیں جن کے نہ کرنے سے اپنے آپ کو تو نہ نفع ہوتا ہے اور نہ نقصان لیکن دوسرے کا نقصان ہوتا ہے۔

چہارم وہ اعمال ہوتے ہیں کہ ان سے اپنا تو کوئی نقصان ہوتا ہے لیکن دوسرے کو فائدہ ہوتا ہے۔ ان اعمال کو اگر انسان الگ الگ کر کے دیکھے تو اسے محاسبہ میں بہت آسانی ہو سکتی ہے۔

اسی طرح نہی کے متعلق کیا جا سکتا ہے اس تبویب سے ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہوگا کہ انسان کو اعمال کی جڑ اور شاخوں کا پتہ لگ جائے گا اور جب کسی عمل میں نقص پیدا ہو جائے گا۔ تو آسانی کے ساتھ اس کی اصلاح کر سکے گا۔ مگر اس طرح محاسبہ کرنے کی بھی ہر شخص میں طاقت نہیں ہوتی اس لئے آسان ترکیب بتاتا ہوں اور وہ یہ کہ بجائے اس کے کہ انسان سال کے بعد اپنے اعمال کا محاسبہ کرے یا چھ ماہ یا چار ماہ یا ایک ماہ بعد۔ اس طرح کرے کہ اوامر، نواہی پر نشان لگا لے اور پھر عہد کرے کہ روزانہ ایک دو تین یا جتنے رکوع پڑھ سکے۔ پڑھا کرے اور پڑھتے وقت اس بات کی احتیاط رکھے کہ طوطے کی طرح نہ پڑھے۔ بلکہ اوامر نواہی پر غور کرے اور روزانہ پڑھتے وقت جس حکم کا ذکر آوے اس پر سوچے کہ کیا میں یہ کام کرتا ہوں اور جس نہی کا ذکر آوے اس پر غور کرے کہ کیا میں اس سے باز رہتا ہوں۔ اس طرح بآسانی محاسبہ ہو جائے گا۔ دیکھو جب کوئی شخص مکان تعمیر کراتا ہے تو انجینئر یا کسی اور واقف کار انسان سے حساب لگواتا ہے تاکہ کوئی چیز رہ نہ جائے اور مکان مکمل نہ ہو سکے۔ اس طرح روحانی عمارت تعمیر کرنے کے لئے (۔) انجینئر ہے۔ اس سے پوچھنا چاہئیے کہ ہمیں (۔) کی تکمیل کے لئے کون سی چیزوں کی ضرورت ہے اور اس کا یہی طریق ہے کہ (۔) پڑھتے وقت جو جو امر یا نہی آئے۔ اس پر غور کرتے چلے جاویں۔ کہ آیا اسی طرح ہمارا عمل ہے یا نہیں۔ یہ ایسا طریق ہے کہ جو بھی کوشش کرے وہ کر سکتا ہے ہاں اس میں ایک احتیاط کی بھی ضرورت ہے وہ یہ کہ اس معاملہ میں نفس کی بات نہیں ماننی چاہئیے۔ مثلاً غیبت ہے اس کے متعلق اگر نفس کہے کہ میں نے کبھی غیبت کی ہی نہیں۔ تو اس کو تسلیم نہیں کر لینا چاہئیے بلکہ اوّل تو اپنے اعمال کو ٹٹولے۔ اگر پھر بھی معلوم ہو کہ اس نے یہ جرم نہیں کیا تو پھر غیبت کی تشریح کرے کہ غیبت کیا شئے ہے۔ بہت دفعہ تشریح کرنے سے معلوم ہوگا کہ انہوں نے غیبت کو اچھی طرح سمجھا ہی نہ تھا۔ اس لئے سمجھ رہے تھے کہ ہم نے غیبت کبھی کی ہی نہیں۔ کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ کسی کی برائی کر رہے ہوتے ہیں جب انہیں سمجھایا جائے کہ کیوں غیبت کرتے ہو تو کہتے ہیں کیا ہم جھوٹ کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جانتے ہی نہیں کہ غیبت کیا ہوتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں اگر کسی کے متعلق کوئی خلاف واقعہ بات بیان کی جائے تو وہ غیبت ہوتی ہے حالانکہ خلاف واقعہ بات کو جھوٹ کہا جاتا ہے اور غیبت سچی بات پس پشت بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ اب ایک ایسا شخص جو غیبت کی یہ تعریف سمجھتا ہے کہ پیٹھ پیچھے خلاف واقعہ بات بیان کرنے کو کہتے ہیں وہ جب یہ پڑھے گا کہ غیبت کی صحیح تعریف اپنے دل میں لائے گا اور جھوٹ سے اس کا مقابلہ کرے گا۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ میں غیبت کا مرتکب ہوتا ہوں۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم یہ بات تو اس کے منہ پر بھی کہنے کے لئے تیار ہیں گویا وہ غیبت کی یہ تعریف کرتے ہیں کہ جو بات منہ پر نہ بیان ہو سکے وہ غیبت ہوتی ہے۔ حالانکہ جو شخص کسی بھائی کے عیب اس کے پیچھے بیان کرتا ہے اور پھر اس کے سامنے بیان کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے وہ دو گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ اول غیبت کا دوئم دل آزاری کا کسی کا وہ عیب جو خدا نے چھپایا ہو اس کا ظاہر کرنا گناہ ہے اور خدا اس کا عیب چھپاتا ہے جو دوسرے کا چھپاتا ہے لیکن اکثر لوگ غیبت کی تعریف نہ جاننے کی وجہ سے اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ مختلف گناہوں اور بدیوں کی تعریفیں کس طرح معلوم ہوں۔ اس کے متعلق اول تو وہی صورت ہے جو میں نے بتائی ہے کہ استاد سے سیکھو لیکن چونکہ استاد سے بھی تمام جزوی باتیں دریافت نہیں ہو سکتیں اس لئے ایک گر بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا نے انسان میں ایسا غیرت کا مادہ رکھا ہے کہ وہ ایک فعل خود تو کر لیتا ہے لیکن اسی فعل کو اگر کوئی اور اس کے سامنے کرتا ہے تو اسے غیرت آجاتی ہے اور وہ اسے سخت ناپسند کرتا ہے۔ حضرت امام جماعت الاوّل فرماتے تھے۔ کہ میں نے ایک چور سے پوچھا تمہیں چوری کرنا برا نہیں معلوم ہوتا۔ وہ کہنے لگا برا کیوں کر معلوم ہو۔ ہم محنت و مشقت سے کماتے ہیں اور بڑی بڑی تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ یونہی تھوڑا ہی کہیں سے اٹھا لاتے ہیں فرماتے تھے۔ یہ سن کر میں نے اس سے کچھ اور باتیں شروع کر دیں اور تھوڑی دیر کے بعد پوچھا تم مال آپس میں کس طرح تقسیم کیا کرتے ہو اس نے کہا ایک سنار ساتھ شامل ہوتا ہے۔ اسے سب زیورات دے دیتے ہیں وہ گلا کر سونا بنا دیتا ہے یا چاندی جیسا زیور ہو۔ پھر مقرر شدہ حصوں کے مطابق ہم تقسیم کر لیتے ہیں میں نے کہا اگر وہ اس میں سے کچھ رکھ لے تو پھر۔ وہ کہنے لگا اگر وہ ایسا کرے تو ہم اس بدمعاش چور کا سر نہ اڑا دیں۔ وہ اس کے باپ کا مال ہے کہ اس میں سے رکھ لے۔ اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح انسان اپنے اعمال کو اور نظر سے دیکھتا ہے اور دوسرے کے اعمال کو اور نظر سے۔ پس گناہ کی تعریف اپنے نفس کو مدنظر رکھ کر نہیں کرنی چاہئیے۔ بلکہ دوسروں کے اعمال کو مدنظر رکھ کر کرنی چاہئیے۔ اس صورت میں انسان چھوٹی چھوٹی خطاؤں کو بھی محسوس کرے گا پھر اس جرم کی تعریف خود نہیں کرنا چاہئیے بلکہ دوسرے کو دیکھ کر تعریف سمجھنا چاہئیے۔ دوسرے کو کرتے دیکھ کر تعریف کو اپنے نفس پر چسپاں کرے گا تو معلوم ہوگا کہ بہت سی باتیں وہ خود خوشی سے کر لیتا ہے لیکن دوسروں کی دفعہ ان کو گناہ کبیرہ خیال کرتا تھا۔ یہ گناہ کی تعریف معلوم کرنے کا ایک سہل اور اعلیٰ گُر ہے جس کے استعمال سے بہت کم غلطی کا احتمال باقی رہ جاتا ہے جو تزکیہ نفس کے لئے ضروری ہے

کیا آپ نے حال ہی میں کوئی ایسی کتاب پڑھی ہے جس کا موضوع ہمارے قارئین کی اکثریت کے لئے دلچسپی کا باعث ہو سکتا ہے یا جس سے علم میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو آپ ہمیں اس کتاب کا نام اور اس کے موضوع سے مطلع فرمائیں اگر ممکن ہو تو چند الفاظ میں اس کتاب کے موضوع کا خلاصہ بھی تحریر فرما دیں اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو چند دنوں کے لئے یہ کتاب ہمیں عاریتہً دے دیں ہم اسے پڑھ کر اور قارئین کے لئے اس کا خلاصہ تیار کر کے کتاب بحفاظت آپ کو واپس کر دیں گے

(ادارہ الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ۔ نون سین

صدر صدّام کے گھر کا معائنہ؟

اقوام متحدہ کی معائنہ ٹیم جس نے اپنے معائنہ کا آغاز نہایت تسلی بخش طور پر کیا تھا۔ اس کے لئے اب بعض مشکلات کا پیش آنا ناگزیر معلوم ہوتا ہے۔ اس ٹیم کو اصرار ہے کہ صدر صدام حسین کی رہائش گاہ کا معائنہ کرنا بھی ان کے اختیار میں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اقوام متحدہ فیکٹریوں اور دفاتر وغیرہ کے معائنہ کی تو حق دار ہے لیکن اتنی دور تک جانا کہ وہ صدر صدام کے گھر کا بھی معائنہ کرے غالباً عراقیوں کو کسی طرح بھی قابل قبول نہ ہوگا۔ معائنہ ٹیم کا کہنا ہے کہ معائنہ کی شرائط میں یہ بات داخل ہے کہ وہ جہاں چاہیں جاکر معائنہ کر سکتے ہیں اور جہاں چاہیں میں نہ صرف فیکٹریاں اور دفاتر شامل ہیں بلکہ نجی رہائش گاہیں بھی۔ چنانچہ وہ صدر صدام کے گھر کا بھی معائنہ کریں گے۔ عراقی حکومت نے اس خیال کو مسترد کر دیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ کسی صورت بھی عراقی صدر کے گھر کا معائنہ نہیں کر سکتے۔ تیسرے دن معائنہ کرنے کے بعد ٹیم نے کہا کہ وہ اب تین دن بغداد سے باہر گذاریں گے۔ چونکہ تمام سرکاری دفاتر اور وزارتیں بغداد میں ہی ہیں۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری دفاتر اور وزارتوں کو چھوڑ کر اب وہ دوسری نجی جگہوں پر جاکر معائنہ کرنا چاہتے ہیں اس ٹیم کے ۲۲ اراکین ہیں اور ان کے سربراہ ایک روسی ہیں جب یہ لوگ اپنے ہوٹل سے باہر نکلے تو عراق کے محافظ ان کے ساتھ تھے۔

اسی دوران کویت نے بھی اقوام متحدہ کے پاس شکایت کی ہے کہ عراق ایک دفعہ پھر اس کے اقتدار پر ہاتھ ڈالنے کے لئے قدم آگے بڑھا رہا ہے اس سلسلے میں اقوام متحدہ میں کویتی نمائندہ محمد عبد المحسن نے کئی اخبارات کے تراشے پیش کئے اور اسی طرح ٹیلیوژن اور ریڈیو براڈ کاسٹ کے نشریے بھی جن میں بار بار یہ کہا گیا ہے کہ کویت عراق ہی کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے گذشتہ ایام میں دیکھا ہے کہ اس مہم کو عراقی مزید آگے بڑھا رہے ہیں۔ وہ شدت کے ساتھ اس بات کا اظہار کرنے لگے ہیں کہ کویت عراق ہی کا حصہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں جب بھی موقعہ ملے گا وہ ایک دفعہ پھر کویت پر حملہ کریں گے۔

ہندوستان / پاکستان

ہندوستان کے ایوان زیریں کو بتایا گیا ہے کہ عنقریب ہندوستان اور پاکستان کی سیکرٹریوں کی سطح پر جو گفت وشنید ہونے والی ہے اس میں کشمیر کے مسئلے پر کوئی ایسی بات نہیں مانی جائے گی جو ہندوستان کے حق میں نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے موقف پر پوری طرح قائم رہیں گے یہ اور بات ہے کہ اس مسئلے کو پیش کیا جائے اور گفت وشنید کی جائے۔ لیکن اس گفتگو کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوگا کہ ہم جھک جائیں اور پاکستان کو بازی لے جانے دیں۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ کے سربراہ مسٹر آر ایل بھاٹیہ نے کہا کہ نئی دہلی کی پالیسی یہ ہے کہ تمام امور گفت وشنید کے ذریعے طے کئے جائیں۔ پاکستان کے ساتھ ہم گفت وشنید ہی کرنا چاہتے ہیں۔

اگرچہ کوئی خاص ایجنڈا تو مقرر نہیں کیا گیا لیکن مختلف موضوعات سامنے ہیں اور ان پر گفتگو ہوگی انہوں نے کہا کہ ایک موضوع تو پاکستان کی طرف سے ان کے خیال میں مقبوضہ کشمیر میں تشدد کا رجحان ہے۔ اور یہ تشدد کا رجحان نہ صرف جموں کشمیر میں ہے بلکہ پنجاب میں بھی ہے۔ گویا کہ انہوں نے پاکستان پر الزام لگایا کہ وہ پنجاب اور مقبوضہ کشمیر کے حالات خراب کرنے کا باعث ہے۔ ویزے کے متعلق بھی انہوں نے کہا کہ گفت وشنید ہوگی اور ہم کوشش کریں گے کہ ہندوستانیوں کو ویزا حاصل کرنے میں جو مشکلات پیش آتی ہیں خاص طور پر لاہور کے کسٹم ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے انہیں دور کروایا جائے۔

ان کی تقریر سے پہلے کانگریس (I) ایک مسلمان رکن نے پاکستان پر کڑی تنقید کی کہ وہ ہندوستان کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سختی کے ساتھ اپنے موقف پر قائم رہیں گے۔ جہاں تک سرحدوں کا تعلق ہے انہوں نے کہا کہ ان کو باڑھ لگا کر مضبوط کریں گے اور مزید روشنی کے انتظام سے اس بات کو مشکل بنا دیں گے۔ کہ پاکستانی بلاجواز ہندوستان میں داخل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کام جاری ہے اور عنقریب پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ سرحدی علاقے میں لوگوں کو شناختی کارڈ بھی جاری کئے جا رہے ہیں تاکہ بہت سے لوگ جو بنگلہ دیش سے فرار ہو کر ہندوستان پناہ لے رہے ہیں ان کو روکا جا سکے۔

کویت / پاکستان

کویت کے وزیر اطلاعات ڈاکٹر بدر

باقی صفحہ ۶ پر

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

ایک چھوٹی سی بات

آجکل برسات کا موسم ہے اور مجھے یاد آیا کہ آج سے قریباً چوبیس سال قبل ہم بڑی کوٹھی میں شفٹ ہوئے۔ برسات کا موسم تھا۔ میری اہلیہ صاحبہ نے بتایا کہ انہیں غسل خانہ کے سوئچ سے جھٹکا لگا ہے۔ میں نے چیک کیا تو مجھے کوئی نہ لگا میں نے خیال کیا ان کو وہم سا ہوا ہے۔ اگلے روز انہوں نے برآمدہ کے سوئچ سے باقاعدہ زوردار جھٹکے کی شکایت کی۔ میں نے ٹیسٹر (TESTER) سے چیک کیا تو واقعی سوئچ میں کرنٹ تھا۔ کھول کر دیکھا تو کوئی تار باہر نہ پائی تو پھر شاک کیوں؟ بات یہ تھی کہ گرد اڑ اڑ کر سوئچ پر مٹی جمتی رہی اور ہوا کی نمی نے مزید کام کیا اور یہ مٹی گیلی ہو کر بہترین موصل (CONDUCTOR) بن گئی جس میں سے بجلی گذر کر کرنٹ لگنے کا موجب ہوئی۔ میں نے لکڑی کے ٹکڑے سے سوئچوں پر سے مٹی کھرچ دی اور مٹی کے تیل میں ایک کپڑا بھگو کر مار دیا جس سے سب سوئچوں کی صفائی ہوگئی اور پھر کبھی کرنٹ کی شکایت نہ ہوئی۔ پس ضروری ہے کہ جہاں گھر کی صفائی کرتے ہوئے ہم الماریاں کھڑکیاں اور دروازے جھاڑتے ہیں سوئچ بورڈز کو بھی باقاعدہ جھاڑ دیا کریں اور ان پر مٹی نہ جمنے دیں۔

اسی ضمن میں ایک اور ضروری بات یہ ہے کہ بجلی ایک تار سے آتی ہے جسے فیز (PHASE) کہتے ہیں اور دوسری تار سے جاتی ہے جسے نیوٹرل (NEUTRAL) کہتے ہیں۔ نیوٹرل میں بجلی نہیں ہوتی۔ اور فیز میں سوئچ لگایا جاتا ہے۔ جب سوئچ آن (ON) ہوگا تو کرنٹ پاس ہوگی ورنہ نہیں۔ بعض اوقات بجلی والے کاریگر کی لاپرواہی ہوتی ہے اور وہ سوئچ بجائے فیز میں لگانے کے نیوٹرل میں لگا جاتے ہیں۔ یا یہ کام تو ٹھیک کیا ہوتا ہے لیکن مین بورڈ پر غلطی کے ساتھ مین لائن کے ساتھ گھر کے فیز اور نیوٹرل کو الٹ جوڑ دیتے ہیں اس طرح ہر پوائنٹ پر بجلی براہ راست پہنچ رہی ہوتی ہے۔ گویا خواہ سوئچ آف بھی ہو تو بھی ٹیبل لیمپ۔ بیڈ سٹل۔ استری ہولڈر۔ پلگ وغیرہ میں بجلی ہوگی۔ اور جب بھی گیلے ہاتھ لگائیں گے کرنٹ لگے گا اور کوئی بھی خادثہ ہو سکتا ہے۔ دیوار پر لگے ہوئے ہولڈر برسات میں کرنٹ دیوار میں بھی دیں گے وغیرہ۔ اگر گھر میں ٹیوب لائٹ ہے اور وہ باوجودیکہ سوئچ آف ہو پھر بھی ہلکی ہلکی آنکھیں مارتی رہے تو یہ علامت ہے اس بات کی کہ سوئچ نیوٹرل میں ہے اور کرنٹ اس کو براہ راست پہنچ رہی ہے۔ پس ٹیسٹر کسی پلگ وغیرہ میں لگا کر چیک کر لینا چاہیئے آیا جب سوئچ آن ہو صرف اسی صورت میں ہی کرنٹ آتا ہے یا اس کے بغیر بھی۔ ٹیسٹر صرف بارہ ۱۲ روپے میں آ جاتا ہے گھر میں رکھنا چاہیئے۔ اگر نیوٹرل میں سوئچ ہوں تو بجلی والے کو فوراً بلا کر درستی کروا لینی چاہیئے۔ برسات میں جو سوئچ باہر ہوں انہیں ہرگز نہ چھوئیں اور مین گیٹ / دروازہ پر لگی ہوئی گھنٹی کے لئے اندر بھی ایک سوئچ ضرور رکھیں جو بارش کے وقت آف کر دیں۔ ورنہ گھنٹی جو بھی بجائے گا اسے کرنٹ لگنے کا اندیشہ ہے اور بعض اوقات زیادہ بارش ہو تو گھنٹی خود بخود لگاتار بجتی رہے گی لہٰذا سوئچ کا ہونا ضروری ہے انٹرکام بھی بارش میں آف کر دینا چاہیئے۔ پلگ بچوں کی پہنچ سے اونچے ہونے چاہئیں ورنہ ہو سکتا ہے بچہ سوئچ آن ہوتے ہوئے شو باہر نکال کر دوبارہ پلگ میں ڈالنے کی کوشش کرے اور اس کی ایک ٹانگ کرنٹ والے خانہ میں ڈال لے لیکن دوسری باہر ہو اور اس کا ہاتھ لگنے سے اسے شدید کرنٹ لگے۔ ایسے کئی حادثات ہو جاتے ہیں اس لئے احتیاط لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اشرف کاہلوں

ایک وضاحت

اس بحث سے قبل چند اصولی باتوں کا تذکرہ ضروری ہے۔ تاکہ ابہام کی صورت باقی نہ رہے اور بات کا نتارا ہو جائے۔
انسانی آواز کی نمائندگی کے لئے حروف وجود میں آئے ہیں۔ جو لفظ کے اجزائے ترکیبی ہیں اور زبان کے اجزائے ترکیبی الفاظ ہیں۔ حرف کی تعریف یوں بھی کی گئی ہے۔
"وہ تحریری شکلیں جو حدِ امکان تک آواز کی پوری نمائندگی کریں اور ان میں مزید اختصار کی گنجائش نہ ہو۔ ان کے مجموعہ کا نام حروف تہجی ہے" کیفی۔
مولوی محمد حسین آزاد یوں تعریف کرتے ہیں۔ "زبان و دھان کی حرکت۔ گلے کے پھیلنے اور سمٹنے سے آواز میں جو فرق پیدا ہوتا ہے وہی حرف ہیں" جامع القواعد از آزاد۔
مختلف زبانوں کی حروف تہجی کی تعداد مختلف ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ اس کا سبب مختلف عوامل ہیں۔ یہ بات تو ایک اٹل حقیقت ہے کہ حروف تہجی اپنی اپنی ضرورت کے مطابق ہوتے ہیں۔ علاقہ کی آب و ہوا کی تاثیر کا اختلاف، آدمیوں کی جسمانی ساخت یعنی ڈیل ڈول، صورت، شکل، حرکات و سکنات الگ الگ ہیں۔ زبان اور دہان کی حرکت اور گلے اور حلق کی ساخت میں اختلاف ہے۔ اس لئے حروف میں اختلاف ہے۔ ملکوں، قوموں اور جماعتوں کی آواز، لب و لہجہ اور آلاتِ نطق کی کیفیتیں مختلف اور الگ الگ ہیں۔ جو مختلف حروف کے وجود میں آنے کا سبب ہیں۔
حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی ایک تصنیفِ لطیف میں اختلاف زبان کے اسباب جو تحریر فرماتے ہیں ان کی تفصیل خلاصتہً یوں ہے۔ i۔ خط استواء کا قرب و بُعد۔ ii۔ ستاروں کی تاثیر۔ iii۔ خواص علق۔ iv۔ لہجہ۔ v۔ صورت تلفظ کی طرف میلان۔ vi۔ علاقوں کا اختلاف۔ vii۔ رنگ و عمر کے اخلاق اور امراض میں فرق و اختلاف انہی مؤثرات کے نیچے زبانوں کا اختلاف ہے (منن الرحمٰن)
جب الفاظ ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کی جانب سفر کرتے ہیں تو ان پر لسانیاتی تصوف کا عمل ہوتا ہے۔ حروف تہجی کا اختلاف ان میں "قلب" کا باعث بنتا ہے نئے الفاظ کی آمد پر جو حروف یا الفاظ میں تقدیم و تاخیر واقع ہوتی ہے۔ اس کی صورتیں ذیل ہیں۔
مثلاً عرب کے آلات نطق میں پ، چ، ژ اور گ نہیں۔ وہ لفظ قریب الصوت حرفوں یا دوسرے حرفوں سے بدلتے ہیں۔ پاکستان کو باکستان بولیں گے۔
انگریزی لہجہ میں ت نہیں وہ اردو میں بات کرتے وقت ت کو ٹ میں بدل کر تم کو ٹم کہیں گے۔
فارسی میں ض، ع اور ق نہیں اصل حروف تہجی فارسی کے ۲۴ ہیں۔ آٹھ عربی کے حروف ث، ح، ص، ض، ط، ظ، ع اور ق ہیں جو اب فارسی میں ملے جلے ہیں اسی طرح ترکی میں ث، ح، ص، ع اور ف حروف نہیں ہیں۔
جب لفظ کی ادائیگی کا انتظام اپنی زبان کے حروف تہجی میں نہ ہو تو آدمی صوتی اور حرفی تغیر اپنی سہولت کے مطابق کر لیتا ہے۔ چونکہ انسان زندگی میں سہارے کا محتاج ہے۔ اس لئے بولنے میں بھی وہ سہارے کا محتاج ہے۔ وہ قریب الصوت حروف کی مدد سے کام نکال لیتا ہے۔
اسی طرح ایک زبان کا ثقیل لفظ جو صوتی اعتبار سے بھاری ہو اور دوسری زبان میں چلا جائے تو ثقیل حرف اس کے قریب آواز رکھنے والے حرف سے بدل جاتا ہے۔ مثلاً روٹی کو ایرانی روتی اور بڑا کو برا کہہ کر پکاریں گے۔
پھر تقلیب حروف کی صورت میں حروف میں تقدیم و تاخیر کا عمل بھی جاری رہتا ہے۔ مثلاً آرام کو پنجابی میں ارمان سے بولتے ہیں۔ لسانیاتی تصرف بھی حروف کو گرا دیتا ہے مثلاً ڈھونڈھ سے ڈھونڈ بن گیا۔
تعریب۔ تفریس اور تارید کا سبب بھی اختلاف لہجہ اور اختلاف حروف تہجی ہے۔ زبانوں کے باہمی اشتراکِ الفاظ اور حروف کی باہمی تقلیب الفاظ کی ظاہری صورتیں بدل کر رکھ دیتی ہیں۔ ت اور ط کی آوازیں بول چال کی بے ساختگی میں تقریباً ہم آواز ہیں۔ اور فارسی میں ط کو ت سے بھی بدل دیا جاتا تھا۔ اب تو ط بھی استعمال میں آتی ہے جیسے طلا۔ توتیا سے طوطیا وغیرہ۔
مولوی محمد حسین آزاد مرحوم کی رائے میں سنسکرت اور فارسی کی اصل ایک ہے۔
اس لئے الفاظ کے سفر میں ت اور ط میں باہمی تبدیلی ایک اغلب خیال کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔
ایک اور صورت بھی تبدیلی حروف کا باعث بنتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کرخت اور ثقیل آواز والے الفاظ اور حروف کو ملائم صوت والے حروف و الفاظ میں بدل دیا جاتا ہے۔ ہر زبان اپنے اندر "ابدال" بھی رکھتی ہے جو لفظوں میں جگہ پاتے یا گرتے رہتے ہیں۔ مثلاً عربی کے ایسے حروف نو ہیں۔
حروف کن دوسرے حروف سے مبدل ہوتے ہیں۔ یہ ایک دلچسپ علمی موضوع ہے جس کی تفصیل اس موضوع سے علاقہ رکھتی تو ہے لیکن اس سے مضمون کو طوالت ملتی ہے اور موضوع سے بات ہٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اس اصولی بحث کے بعد اصل موضوع کیطرف آتے ہیں۔
(۱) توتا - (ہ) - مذکر - بمعنی طوطا
طوطا - (ف) مذکر
طوطی - (ق) - بمعنی طوطا
توت - (ہ) مذکر
اردو لغت از میرزا مقبول بیگ بدخشانی شائع کردہ مرکزی اردو بورڈ
ایک صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ توتا سے طوطا بنتے ہوئے ت ط سے بدل ہو گئی جیسا کہ توتیا سے طوطیا بن گیا۔
دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ہندوستان میں توت نام کا درخت پایا جاتا ہے علاقہ کوچک میں بھی یہ درخت اسی نام سے ملتا ہے۔ یعنی دونوں علاقوں میں اس درخت کے لئے لفظ توت ہی کا نام ہے۔ اس بات کا ثبوت ذیل حوالہ سے ملتا ہے۔
طوطی "معرب توتی از رشیدی واں طائر پست سبز کہ بعرف آنرا طوطا نامند و نیز طوطی بہر دو طا فوقانی طائری کوچک است کہ در ایام رسیدن توت پیدا می آید و خوردن توت را دوست میدارد و ایں منسوب بتوت است۔"
(غیاث اللغات زیر لفظ طوطی)
اس حوالہ سے دو باتیں اخذ کی جا سکتی ہیں۔ اولاً یہ کہ توتا کی نسبت توت سے ہے۔ اس لئے توتا بن گیا۔ ثانیاً یہ کہ طوطا علاقہ کوچک میں طوطا نام سے ہی پکارا جاتا تھا۔ یہ لفظ کوچک سے ہند میں وارد ہوا۔ اس بات کی تائید اس تاریخی ثبوت سے بھی واضح اور اجاگر ہو سکتی ہے کہ ہندوستان پر حملہ آوروں اور حکمرانوں کا تعلق اسی علاقہ سے رہا ہے۔ ایک زبان میں علاقائی لہجہ کی جھلک بھی ملتی ہے۔ ہمسایہ علاقے کے ثقافتی اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی علاقے کی سرحدی زبان وسطی علاقہ سے لہجہ اور الفاظ میں فرق رکھتی ہے۔ پنجابی زبان کی مثال لے لیں۔ وسطی پنجاب کی زبان پنجابی اور پنجاب کے سرحدی علاقوں کی زبان میں بطور لہجہ کتنا فرق ہے؟
اسی طرح ایران اور اس کے دیگر علاقوں میں بولی جانے والی فارسی زبان میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کوچک کا علاقہ ترکی اور دوسرے شمالی علاقوں کے اثرات سے خالی کیسے رہ سکتا تھا؟ ہندوستان میں آنے والوں نے "طوطی" کو استعمال کیا تو کثرت استعمال سے ی گر گئی اور عام بول چال میں طوطا استعمال ہونے لگا۔ ایک رائے یہ بھی ہو سکتی ہے کہ طوطوں کی مختلف اقسام ہیں۔ ایک قسم کا نام توتا ہو اور دوسری قسم کا نام بھی طوطا ہو۔ عوام الناس نے ہمشکل خیال کر کے دونوں کو ایک ہی نام دے دیا ہو۔ یہ رائے بھی قرین قیاس ہو سکتی ہے کہ قدیم فارسی میں حرف ط نہیں۔ اہل عرب اور ترک جب ایران میں آئے تو انہوں نے ت کو ط میں بدل دیا ہو۔ جیسا کہ رشیدی نے طوطی کو معرب توتی بتایا ہے۔
۲۔ ناتا۔ (ہ) مذکر اردو لغت از مقبول بدخشانی۔
رشتہ۔ (ف) مذکر ایضاً
رشتہ ناطہ اکٹھے استعمال ہوتے ہیں دونوں ہم آواز و ہم وزن ہیں۔ فصاحت و بلاغت میں اس بات کا خیال بھی رکھا جاتا ہے کہ ملائم صوت اور ہم آواز الفاظ کا استعمال بھی مناسب ہو۔ لفظ ناطہ کو رشتہ کے ساتھ باندھا گیا ہے۔ گویا مترادف الفاظ ہیں۔ کیا یہ ناتا سے بنا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ ایسا ہی ہو۔ اس لئے کہ غیر زبان کا لفظ حرفی تغیر کے ساتھ بول چال اور تحریر میں استعمال ہونے لگتا ہے۔ لفظ رشتہ جب فارسی کا لفظ ہے تو فارسی بولنے والوں نے جب ہندوستان میں اس کے ہم معنی لفظ "ناتا" پایا تو اسے رشتہ کے ساتھ ایک تبدیلی کے ساتھ جوڑ لیا۔
مثلاً تماشا میں الف کی جگہ ہ استعمال ہونے سے لفظ سہل البیان ہو گیا۔ ثقلیت جاتی رہی اور تماشا بن گیا۔ اسی طرح چارا کو چارہ بھی لکھتے ہیں۔ ناتا میں پہلے آخری الف کو ہ میں بدلا گیا اور ت کو ط میں بدل کر اسے ناطہ بنا لیا گیا ہو۔ حروف کے ابدال کا یہ سلسلہ زبانوں میں چلتا ہے۔
خلاصہ بحث یہ کہ لفظ توتا کو ہی درست خیال کر لینا اور طوطا کو غلط الاملا قرار

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محترم چوہدری محمد طفیل صاحب

مکرم محترم چوہدری محمد طفیل صاحب والد چوہدری عطاء الرحمان محمود صاحب نائب ناظر تعلیم ۸ ر اگست کو دن کے سوا ایک بجے حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث انتقال کر گئے۔

آپ نہایت مخلص، متقی اور دعاگو انسان تھے۔ خدمت خلق میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ طب سے گہرا شغف تھا۔ ساری زندگی مریضوں کا علاج کرتے رہے متعدد نوجوانوں کو ملازمت دلوائی۔

فرقان فورس میں شامل ہو کر جہادِ کشمیر میں حصہ لینے کی سعادت بھی حاصل تھی۔ امام وقت سے گہری محبت اور بے پناہ عقیدت آپ کی ذات کا نمایاں ترین وصف تھا۔ مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق بھی پائی۔ چک ۵۲ آر بی ساہو والہ ضلع شیخوپورہ میں جماعت کا قیام آپ کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ بطور صدر جماعت کافی عرصہ خدمات بجا لاتے رہے چک ۶۹ آر بی گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد میں بطور سیکرٹری اصلاح و ارشاد کام کرتے رہے بہت مہمان نواز تھے۔ گھر آنے والے مہمان کو کچھ کھلائے پئے بغیر کبھی نہ جانے دیتے۔ دوران ملازمت ایک ایک وقت میں دس دس بارہ بارہ شاگرد بھی آپ کے پاس رہے جن کے کھانے پینے اور دیگر ضروریات کا خود انتظام کرتے۔ توکل کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ بڑی سے بڑی مشکل میں بھی کبھی نہیں گھبراتے تھے۔ ۱۹۷۴ء کے فسادات میں اسیر راہِ مولیٰ بننے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے خاص رعب اور دبدبہ عطا فرمایا ہوا تھا۔ پورے خاندان میں نہایت عزت اور وقار کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

آپ نے بیوی کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر ان کا حافظ و ناصر ہو۔

خالدہ پروین

ڈاکٹر چوہدری محمد عبداللہ صاحب

۱۰ ر اپریل ۱۹۹۲ء بروز جمعہ کا دن اگر بھلانا بھی چاہوں تو نہ بھلا سکوں گی۔ اس دن میرے پیارے ابا جی ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ آپ کی عمر ۵۸ سال تھی۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ وہ یہیں کہیں ہمارے آس پاس موجود ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم انہیں بھول نہیں سکتے۔ میرے والد ڈاکٹر چوہدری محمد عبداللہ صاحب ۱۰ ر اپریل ۱۹۹۲ء بروز .... حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔

میرے پیارے والد صاحب آج جبکہ میں ان کے بارے میں کچھ لکھنے لگی ہوں تو میری آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ میں سوچتی ہوں کبھی کبھار زندگی میں وہ کچھ بھی ہو جاتا ہے جس کے تصور سے بھی ہم لرز جاتے ہیں۔ ہم ابا جان کو بیٹھے چھوڑ کر گئے تھے۔ ... سے واپسی پر ہی اطلاع مل گئی کہ ابا جان اس عالم فانی سے عالم جاودانی کوچ کر گئے ہیں۔ میرے پیارے والد صاحب نیک اور صابر تھے۔

ہم تین بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ انہوں نے ہمیں احمدیت کا شیدائی بنایا وہ ہمیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتابیں پڑھنے کی تلقین کرتے اور خود بھی پڑھتے اور پھر ان کے بارے میں ہمیں بتاتے اور سوال کرتے جو صحیح جواب دیتا اس سے بہت خوش ہوتے۔ میں اکثر ابا جان کے دینی سوالوں کا جواب درست دیتی تو بہت خوش ہوتے۔

آپ نے ہر پریشانی میں صرف اپنے خدا سے مدد مانگی اور وہ اپنا ہر کام خدا کے سپرد کر کے بے خوف ہو جاتے آپ دعاگو ہونے کے ساتھ اعلیٰ صفات کے مالک تھے۔ جماعت کے ساتھ آپ کو عشق تھا اور اپنے پیارے امام کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے اور ان کی صحت و سلامتی کیلئے ہمیشہ دعاگو رہتے۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے حضور سے ملنے کی شدید خواہش کا اظہار کیا اور اکثر یاد کر کے رونے لگتے اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتے کہ اے خدا تو مجھے زندگی میں ایک بار اپنے پیارے امام سے ملنے کا شرف بخش دے۔

آپ نے دین کا علم حاصل کیا تھا۔ اور وہ دینی علم آپ نے اپنی ذاتی محنت سے حاصل کیا۔ وہ ایک بے خوف اور نڈر انسان تھے۔

ابا جان کی وفات پر متعدد غیر از جماعت احباب ربوہ ہمارے گھر تعزیت کرنے آئے۔

ابا جی بیٹوں سے زیادہ بیٹیوں سے شفقت اور پیار کرتے اور ان کے آرام کا خیال رکھتے۔ گھر کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کا خیال رکھتے۔ ابا جان کا وجود ہمارے لئے خدا کے بعد ایک بہت بڑا سہارا تھا مگر اب ہم ان کے شفیق وجود سے محروم ہو گئے ہیں۔ میرے پیارے ابا جان بہت دعائیں کرتے۔ اے خدا دعاؤں کا وہ جاری خزانہ جو ابا جان نے ہمیں دیا ہے وہ ہمیں ہمیشہ ملتا رہے۔ ہماری نسلیں قیامت تک ان نیکیوں کو جاری و ساری رکھنے والی ہوں۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے پیارے والد صاحب کے درجات بلند کرے اور انہیں اپنی رحمتوں اور فضلوں کے سایہ تلے رکھے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ۷ سے آگے

جسیم الیعقوب سے اسلام آباد میں پارلیمنٹ ہاؤس میں گفتگو کرتے ہوئے سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا کہ پاکستان اقوام متحدہ کی تمام قراردادوں پر عمل درآمد کرنے کا قائل ہے۔ کشمیر کے متعلق جو اس کی قراردادیں ہیں ان پر بھی عمل کرنا چاہیئے اور کویت کے متعلق اس نے جو قراردادیں پاس کی ہیں۔ ان پر بھی پوری طرح عمل درآمد ہونا چاہیئے مسٹر وسیم سجاد نے کہا کہ وہ کویت کی حاکمیت کو پوری طرح تسلیم کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ یہ برادر ملک ایک آزاد ملک کی حیثیت سے ترقی کرے۔ اور کوئی دوسرا ملک اس کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی نہ کرے۔

مسٹر وسیم سجاد نے کہا کہ پاکستان کسی صورت میں بھی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی ملک اپنے سے کسی چھوٹے ملک کی حاکمیت پر ہاتھ ڈالے اور اس کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کرے۔ جہاں کہیں بھی ایسا ہو۔ پاکستان اپنا اخلاقی کردار ادا کرتے ہوئے اس چھوٹے ملک کی ہر ممکن مدد کرے گا۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ جب عراق نے کویت پر قبضہ کیا تھا اور اتحادیوں نے اس کے خلاف جنگ لڑی تھی تو پاکستان کا سرکاری نظریہ بھی تھا کہ عراق کو فوری طور پر کویت سے نکل جانا چاہیئے اور کویت کی حاکمیت اور آزادی کو کسی رنگ میں بھی سلب نہیں کیا جانا چاہیئے مسٹر وسیم سجاد نے کویت کے وزیر اطلاعات کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ دونوں ملکوں کے درمیان سائنسی تعلیم کے لئے تعاون ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں ملکوں کو اعلیٰ تعلیم کے ادارے کھولنے چاہئیں۔ نہ صرف ان دونوں ملکوں کو بلکہ تمام مسلمان ملکوں کو اپنی اپنی یونیورسٹیاں اور سائنسی اور دیگر تعلیم کے اعلیٰ ادارے کھولنے چاہئیں۔ کویت کے وزیر اطلاعات نے اس بات پر زور دیا کہ تمام جغرافیائی جھگڑے امن و امان کے ساتھ طے پانے چاہئیں مسلمان ملکوں کو آپس میں اخوت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اور ان کی حدود اس طرح متعین ہو جانی چاہئیں کہ کسی ملک کو کسی دوسرے ملک کی زمین ہتھیانے کا خیال نہ پیدا ہو۔ وزیر اطلاعات نے بتایا کہ اکتوبر میں کویت کی مجلس شوریٰ کے انتخابات ہوں گے جس کے بعد ایک منتخب پارلیمنٹ کام شروع کرے گی۔

ان دونوں حضرات نے نئے عالمی نظام پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اسی طرح مشرق وسطی کے حالات زیر بحث آئے اور دیگر امور جن سے دونوں ممالک کا مفاد وابستہ ہے گذشتہ دنوں کویت نے عراق پر یہ الزام لگایا تھا۔ کہ وہ اپنا یہ دعویٰ دہرا رہا ہے کہ کویت اس کا علاقہ ہے اور وہ اسے لے کر رہے گا۔ اس سلسلے میں کویتیوں نے عراقی اخبارات کے بہت سے تراشے بھی پیش کئے تھے۔ عراق نے کویت کو متنبہ کیا ہے کہ اس کی امریکہ سے دوستی بالکل عارضی ہے جب کویت کا تیل ختم ہو جائے گا تو امریکہ کویت کی بالکل پرواہ نہیں کرے گا۔ لیکن اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اس علاقے کے تمام لوگوں نے باہم دگر زندگی گذارنی ہے جس کا مطلب یہ تھا کہ کویت کو عراق کے زیادہ قریب آنا چاہیئے اور امریکہ کی دوستی پر کم سے کم بھروسہ کرنا چاہیئے

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

دینا مناسب نہیں۔ دونوں طرح ان کا لکھنا درست ہے۔ جیسا کہ اردو لغت شائع کردہ مرکزی اردو بورڈ نے ان کو دونوں طرح درست قرار دیا ہے۔

اسی طرح لفظ ناتا کے استعمال پر اصرار کرنا اور ناطہ کو غلط قرار دینا۔ نا واجبی سی بات ہے۔ جو لفظ عام استعمال میں آگیا وہ زبان کا حصہ بن گیا جیسا کہ قلفی کو اب قلفی ہی بولنا اور لکھنا درست ہے۔ زبانیں گردش میں رہتی ہیں۔ الفاظ پیدا ہوتے، جوان ہوتے اور بڑھاپے کی دہلیز پر پہنچ کر یعنی متروک ہو جاتے ہیں۔ نئے الفاظ پرانے الفاظ کی جگہ لے لیتے ہیں۔ زبان زبان ہی کے دائرہ میں رہے تو خوبصورتی ہے۔ اسے الہامی ہونے کا درجہ دینا زیادتی ہے۔ وہ درجہ تو "عربی مبین" کو حاصل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا:۔ محترمہ امۃ القیوم جنجوعہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد احسان الٰہی جنجوعہ صاحب ایڈووکیٹ ہفتہ عشرہ سے بعارضہ بخار شدید علیل ہیں۔

○ عزیز محمد عامر بٹ ابن مکرم محمد افضل بٹ صاحب کارکن [illegible] احمدیہ کا دل کا آپریشن ۱۸ اگست کو کراچی میں خدا کے فضل سے کامیابی سے ہو گیا ہے۔ کامل شفایابی اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب صدر جماعت پنڈی بھٹیاں حال دارالنصر غربی ربوہ گردے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم محمد رفیق صاحب لاہور میو ہسپتال میں اور مکرم رفاقت علی صاحب شیخ ملتان ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح

مکرم عرفان احمد صاحب کے نکاح کا اعلان بیت المبارک ربوہ میں مورخہ ۱۴ اگست ۹۲ء کو محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بہمراہ عزیزہ عظمیٰ ظفر بنت محترم چوہدری ظفر اللہ صاحب آف چک نمبر ۹ پنیار ضلع سرگودھا بعوض مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر کیا۔ عزیزہ عظمیٰ ظفر ~~حضرت~~ بانی جماعت احمدیہ کے بزرگ رفیق حضرت چوہدری حاکم علی صاحب نمبردار کی پوتی ہیں۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تلاش گمشدگی

ایک عدد سونے کی چین (زنجیر) جو کہ نیلے رنگ کے کاغذ میں لپٹی ہوئی ہے۔ مورخہ ۱۱ اگست ۹۲ء کو دوپہر گیارہ بجے سے بارہ بجے کے درمیان (ایوان محمود) سے لے کر (اقصیٰ چوک) کے درمیان آتے ہوئے کہیں گر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ مہربانی فرما کر دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

اگر کوئی صاحب کسی اور کا سائیکل غلطی سے لے جائیں اور بعد میں احساس ہو کہ غلطی ہو گئی ہے تو الفضل کو اطلاع دیں۔ (ادارہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۳۳ میں رفیع احمد مبارک ولد نذیر احمد سیالکوٹی قوم رحمانی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ چھنیاں ربوہ حال جاپان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کے مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰,۰۰۰/- ین ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رفیع احمد مبارک جاپان۔ گواہ شد نمبر ۱۔ اطہر محمود وصیت نمبر ۲۶۰۰۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالماجد وڑائچ وصیت ۲۶۸۵۱۔

برسات کا موسم

کیسا اچھا ہے یہ موسم
بادل برسے چھم چھم چھم چھم

اس کو کہتے ہیں برسات
بارش کی ہے یہ بارات

قوس و قزح ملبوس ہے اس کا
اور بجلی فانوس ہے اس کا

بادل گرجے ڈھول کی صورت
گیت ہوا کے بول کی صورت

بچے گھر سے باہر نکلیں
تاکہ اس بارات کو دیکھیں

بارش موتی موتی آئے
ہر اک بچہ خوش ہو جائے

دوڑے بھاگے گائے گاتا
یہ بھی ہے کیا خوب نہانا

پھر بارش ہو چھاجوں چھاج
جیسے ساری برسے آج

کھیلو کودو خوب نہاؤ
لیکن یہ بھی بھول نہ جاؤ

ہے برسات بخار کا موسم
بارش زیادہ صحت کم کم

گھر جاؤ اب میرے پیارو
گیلی نیکر جلد اتارو

پہنو خشک اور صاف لباس
دور ہو ٹھنڈک کا احساس

کھیل کے بعد پڑھائی کر لو
پھر جو چاہے بھائی کر لو

(آنکھوں کی ٹھنڈک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۲۲ اگست۔ ربوہ میں جمعہ کے روز اور آج صبح گرمی رہی۔ تاہم آسمان پر کہیں کہیں بادلوں کے ٹکڑے نظر آ رہے ہیں۔

○ کابل میں شدید جنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ راکٹوں سے کابل پر ایک اور شدید حملہ کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکمت یار مشروط جنگ بندی پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ کابل پر پھینکے جانے والے راکٹ وزارت دفاع اور کابل ہوٹل پر گرے جس سے ہوٹل میں آگ لگ گئی۔ دارالحکومت کے ارد گرد مختلف علاقوں پر سرکاری طیاروں نے بمباری کی۔ حکمت یار نے مطالبہ کیا ہے کہ افغانستان کے صدر پروفیسر ربانی افغان ملیشیا کو کابل سے نکالنے کی تاریخ کا اعلان کریں۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ ہم افغان حکومت کی مکمل حمایت اور تعاون جاری رکھیں گے۔ وزیر اعظم اور وزیر مملکت برائے امور خارجہ مسٹر صدیق کانجو نے افغان وفد سے ملاقاتیں کیں۔ یہ وفد پاکستان کو حالات سے آگاہ کرنے پشاور آیا تھا۔ مسٹر کانجو نے کہا کہ ہم معاہدۂ پشاور پر عمل کریں گے۔ افغانستان میں اتحاد و اتفاق پیدا ہونا چاہیئے۔

○ کراچی کے کور کمانڈر نے کہا ہے کہ جرائم پیشہ افراد کے اہل خانہ کو نظر بند نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں سیاسی رہنماؤں کے ٹھکانوں کا علم ہے اگر آپریشن ان کے خلاف ہوتا تو فوج انہیں گرفتار کر چکی ہوتی۔

○ وفاقی وزیر خزانہ مسٹر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ میں سینٹ کا احترام کرتا ہوں۔ ایکسائز ڈیوٹی کے بارے میں میرا بیان درست شائع نہیں ہوا۔

○ ملک بھر میں جمعہ کے روز بوسنیا کے مسلمانوں سے یکجہتی کا دن منایا گیا عالمی برادری سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ایسے ہی اقدامات کرے جیسے خلیجی جنگ کے دوران کئے گئے تھے۔

○ گھوٹکی کے قریب ڈاکوؤں سے مقابلے میں ۳ ڈاکو مارے گئے تاہم ان کے لواحقین کا کہنا ہے کہ یہ تینوں بے گناہ ہیں ۱۲ اگست کو انہیں یرغمال بنا لیا گیا تھا۔

○ سندھ کے ملزموں پر پنجاب میں مقدمے چلنے کے بارے میں حکومت نے وضاحت جاری کی ہے کہ صرف شاہ بندر کیس کی سماعت راولپنڈی میں ہو گی۔

○ سربیا کی طرف سے بوسنیا پر شدید گولہ باری سے دارالحکومت میں جابجا آگ لگ گئی۔ برطانوی اخبار گارڈین نے لکھا ہے کہ جان بچا کر بھاگنے والے مسلمان مردوں اور بچوں کو کیمپوں کے راستے میں ہی قتل کر دیا جاتا ہے۔

○ وزیر مملکت برائے اقتصادی امور سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ سودی نظام کے بغیر معیشت نہیں چل سکتی۔ اگر عوام ۶۰ ارب روپے کے ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹ واپس نکلوا لیں تو بینک اور حکومت دیوالیہ ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ میں علماء کا احترام کرتا ہوں لیکن انہیں چاہیئے کہ سعودی نظام کا متبادل پیش کر کے حکومت کی رہنمائی کریں۔

○ مولانا نورانی نے کہا ہے کہ اراکین اسمبلی کو خصوصی مراعات دے کر کورم پورا کیا جا رہا ہے۔ حکومتیں ناکام ہو چکی ہیں انہوں نے کہا کہ سندھ کے علاوہ پنجاب سرحد اور بلوچستان میں بھی عقوبت خانے قائم ہیں جہاں لوگوں پر تشدد کیا جاتا ہے۔

○ پنجاب کے مختلف علاقوں میں کھاد کی بلیک میں حد درجہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اس سے پیداوار متاثر ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ حیدرآباد اور دادو کے علاقوں سے ۲۷ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ان میں سے ۱۵ افراد کا تعلق جئے سندھ پارٹی سے تھا۔ مزید ملزموں کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

○ ایک امریکی جریدے نے اطلاع دی ہے کہ تاشقند میں آئی ایس آئی کے سربراہ جنرل جاوید ناصر نے افغانستان کی طاقتور ملیشیا کے سربراہ رشید دوستم سے خفیہ ملاقات کی۔ رشید دوستم کا گروپ ربانی حکومت میں شامل ہے۔

○ جمعرات کے روز قومی اسمبلی میں اس وقت ایک بار پھر ہنگامہ برپا ہو گیا جب حکومت کی طرف سے ریفرنسوں کے بارے میں پالیسی بیان پیش کیا گیا اور سپیکر نے اراکین اپوزیشن کو بولنے کی اجازت نہیں دی پارلیمانی امور کے وزیر نے کہا کہ صدر نے ریفرنسز نیک نیتی سے دائر کئے ہیں حکومت نے اس بارے میں کبھی تاخیر نہیں کی بلکہ وہ خصوصی عدالتوں میں ان کی پیروی کرنا چاہتی ہے تاہم حزب اختلاف عدالتوں سے گریز کی بجائے ان سے تعاون کریں۔ مسٹر آفتاب گیلانی نے کہا کہ یہ بیان ایوان صدر سے آیا ہے بولنے کی اجازت نہ ملنے پر پی ڈی اے ایوان سے واک آؤٹ کر گئی۔

○ نیشنل ڈیموکریٹک الائنس کے نام سے ۵ سیاسی جماعتوں پر مشتمل ایک تیسرے سیاسی اتحاد کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا کہ آئی جے آئی اور پی ڈی اے کی ناکامی کے بعد اس اتحاد کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں غلام مصطفیٰ جتوئی، عبدالحفیظ پیرزادہ، معراج محمد خان، فتحیاب علیخان، وطن جمہوری پارٹی (اکبر بگٹی) کے لیڈروں نے شرکت کی۔

○ طوفانی بارشوں نے سندھ کے شہر ٹنڈو الہ یار میں بھی تباہی مچا دی۔

○ بینک افسروں نے قلم چھوڑ ہڑتال جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

○ مری میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے حکومت اپنی روش بدل لے۔ مہنگائی کی سیاست اب نہیں چلے گی۔ عوام احتجاج شروع کرنے کے لئے تیار ہیں۔

○ قومی اسمبلی کے رکن اور جنرل اختر عبدالرحمان کے صاحبزادے مسٹر ہمایوں اختر نے کہا ہے کہ سانحہ بہاولپور قومی سانحہ ہے اسے سیاست کا موضوع بنانا درست نہیں۔

○ بلوچستان میں کابینہ کے محکموں میں ردوبدل پر وزیر خزانہ مسٹر اسلم رئیسانی ناراض ہو کر استعفیٰ دے رہے ہیں۔

بقیہ: صدا سے آگے

درست تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کھاتے اور اسی کے حکم کے ماتحت پہنتے تھے اور اسی میں اللہ کی رضا ہوتی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کھائے پیئے اور دوسرے کام کرے۔ حضرت مسیح ناصریؑ کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ وہ ایک جگہ جا رہے تھے۔ کچھ حواری بھی ساتھ تھے۔ روزوں کے دن تھے۔۔۔ تو ان کے شاگردوں نے راستے سے سٹے توڑ کر کھائے۔۔۔ ان کے روزہ نہ رکھنے کی حالت کو دیکھ کر یوحنا کے شاگردوں نے حضرت مسیح کے پاس آکر اعتراض کیا کہ "تیرے شاگرد روزہ نہیں رکھتے"۔ حضرت مسیح نے جواب دیا "کیا براتی جب تک دولہا ان کے ساتھ ہے اداس ہو سکتے ہیں۔ لیکن وہ دن آئیں گے کہ دولہا ان سے جدا کیا جائے گا۔ تب وہ روزے رکھیں گے"۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ گو ان کے روزے مقرر تھے مگر اس وقت رضاء الٰہی اسی میں تھی کہ حضرت مسیح کے شاگرد کھائیں اور پیئیں۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے خواہاں ہوتے ہیں وہ اس بات کو جانتے ہیں کہ اس کی رضا اس کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہے۔ نہ کھانے میں اس کی رضا ہے نہ فاقہ میں۔ نہ اچھا پہننے میں ہے اور نہ ننگا رہنے میں۔۔۔ اس لئے ہر شخص کو چاہیئے کہ دیکھے خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے۔ اور پھر اس کے مطابق کام کرے تا اس کی رضا پانے والا بنے۔

(خطبہ فرمودہ ۲۲ جون ۱۹۲۶ء)

پتہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حب مفید اٹھرا ۱۶/- ، ۴۸/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/-
زد جام عشق خاص ۴۸۰/-
تریاق معدہ ۱۰/- ، ۲۰/-
روشن کاجل ۵/-
سرمہ جواہر ۵/-

حسن نکھار ابٹنہ، سفوف سکاکائی، حسن نکھار کریم، زر گل ہیئر آئیل
۱۰/- ۱۰/- ۱۰/- ۱۵/-

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ فون ۶۳۴